سوال

(176) فاقہ زدہ متاثرین کے ساتھ تعاون کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پچھلے دنوں جب پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں قیامت خیز زلزلہ آیا تو ہر درددل رکھنے والے پاکستانی اور غیر پاکستانی نے اس کی ٹیسیں محسوس کیں ،ملک بھر سے اہل ثروت حضرات نے فون پر رابطہ کیا کہ کیا ماہ رمضان کے مبارک مہینہ میں اپنے فاقہ زدہ متاثرین کا مال زکوۃ کے ذریعے تعاون کیا جاسکتا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ اللہ کی طرف سے ایسی نشانیاں ہمارے حکمرانوں اور عوام کی عبرت کے لئے ہوتی ہیں، تاکہ ہم اپنی روش اور طرز زندگی پر نظر ثانی کریں ۔ ایسے حالات میں کئی ایک پہلوؤں سے ہمارا امتحان ہوتا ہے ۔ ہمیں چاہیے کہ توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ اپنی عملی زندگی کو بھی سنوارنے کی کوشش کریں ۔ یقینا اس قسم کے مصائب وآلام ہماری بداعمالی کا نتیجہ ہوتے ہیں ۔ صورت مسئولہ میں ہمارا فرض ہے کہ سماوی اور زمینی آفتوں سے متاثرین کے ساتھ دل کھول کر تعاون کریں ۔ صرف مال زکوۃ سے ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی اپنی جیب سے ان پر ایثار کریں ۔ ایک دفعہ قبیلہ مضر کے فاقہ زدہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ ان کے ننگے بدن لیکن جذبہ جہاد سے سرشار تلواریں لٹکائے ہوئے صرف اپنی تہبند پہنے ہوئے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی حالت زار کو دیکھا تو انتہائی پریشان ہوئے ۔ اس پریشانی کے عالم میں آپ کا رنگ فق ہوگیا ۔ آپ نے ان سے دست تعاون بڑھانے کے لئے بایں الفاظ اپیل کی ''لوگو! نقد مال، غذائی مواد اور پہننے کے لئے لباس وغیرہ سے اپنے بھائیوں کے ساتھ تعان کرو، حتی کہ اگر کسی کے پاس کھجور کا ایک ٹکڑا دینے کی ہمت ہے تو وہ بھی ان پر صدقہ کردے ۔ '' اس اپیل کا یہ اثر ہوا کہ پہننے کے لئے کپڑوں اور کھانے پینے کی اشیاء کے مسجد نبوی میں دو الگ الگ ڈھیر لگ گئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کی دریا دلی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور آپ کا چہرہ انور خوشی سے سونے کی طرح چمک اٹھا ۔ [صحیح مسلم ،الزکوۃ : ۱۰۱۱]

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کی ضمانت دی، پھر اس کا ذمہ دار قرار پایا اور اس تاوان کے نیچے دب گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہ میرے ساتھ تعاون کریں آپ نے فرمایا کہ ''تم میرے پاس ٹھہرو جب صدقہ کا مال آئے گا تو تجھے بقدر حصہ دیا جائے گا، پھر اس مناسبت سے آپ نے اسے بطور وعظ فرمایا : '' صدقہ خیرات سے متعلق صرف تین شخص سوال کرسکتے ہیں ان میں سے ایک وہ شخص جسے ایسی آفت نے دبوچ لیا ہو کہ اس کا تمام مال ہلاک ہوجائے ، ایسے شخص کے لئے سوال کرنا جائز ہے تاکہ اس کے حالات بہتر ہوجائیں اور اس کی محتاجی اور فاقہ زدگی دور ہوجائے ۔ '' [صحیح مسلم ،الزکوۃ : ۱۰۴۴]

ان احادیث کے پیش نظر قیامت خیز زلزلہ سے متاثرین کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہے ، خواہ زکوۃ سے ہو یا عام صدقہ وخیرات سے یا اپنی جیب خاص سے ، ہمیں اس نہج پر سوچنا چاہیے کہ کل ہم بھی متاثرین میں شامل ہوسکتے ہیں اگر آج ہم نے کسی کے ساتھ تعاون کیا تو کل ہمارا بھی تعاون ہوسکتا ہے یہ تعاون کرتے وقت دو چیزوں سے ہوشیار

رہنا ہوگا :

1۔ آج کل حکومت نے تقریباً ہر بینک میں متاثرین کی امداد کے لئے اکاؤنٹ کھول دیئے ہیں اس حکومت کی دینی اور مذہبی پالیسی کے پیش نظر ہمیں توقع نہیں ہے کہ مصیبت زردگان تک ہمارا تعاون پہنچ سکے گا ۔ ویسے بھی بیرونی حکومتوں نے اس قدر بھر پور تعاون کا اعلان کیا ہے کہ اس سے نقصان کی تلافی کے ساتھ ساتھ مسمار شدہ مکانات کی تجدید نو بھی ہو سکتی ہے لیکن ہمارا تجربہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ متاثرین کی اشک شوئی بہت کم ہوتی ہے ۔ لہٰذا متاثرین کی امداد کرنے والے حضرات اس پہلو سے چوکس رہیں ۔

2۔ زلزلہ آنے کے بعد نام نہاد سماجی تنظیمیں بھی ملک بھر میں متحرک ہوچکی ہیں ۔ جگہ جگہ انہوں نے اپنے کیمپ لگالیے ہیں اور گھر گھر جا کر متاثرین کے لئے تعاون جمع کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں ۔ متاثرین کی امداد کرنے والے حضرات نام بدل بدل کر سامنے آنے والی تنظیموں سے بھی ہوشیار رہیں ، ان کے ہاں بھی پیٹ پوجا زیادہ اور مصیبت زدگان کے لئے ہمدردی کے جذبات برائے نام ہوتے ہیں ۔ متاثرین ہمارے ملک کے باسی ہیں ہمیں چاہیے کہ چند اہل دل مل کر کسی کو نمایندہ بنائیں اور خود متاثرین تک اپنا تعاون پہنچانے کا بندوبست کریں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:216